تذکرۂ اُمّ المومنین

پروفیسر خالدہ امجد☆

حضرت عائشہ صدیقہ ؓ: خواتین کیلئے اُسوۂ

نام: حضرت عائشہ بنت عبداللہ ابو بکر صدیق ؓ لقب: صدیقہ

کنیت: اُمّ عبداللہ قبیلہ: غنم بن مالک والدہ کا نام: اُمّ رومان

نسب: والد کی طرف سے سات اور والدہ کی طرف سے گیارہویں پشت میں حضرت محمد ﷺ کے سلسلہ سے جا ملتا ہے۔

خاندان

سیدنا ابو بکر صدیق ؓ کے ابتدا ہی سے رسول ﷺ کے ساتھ بڑے گہرے برادرانہ تعلقات تھے۔ سفر و حضر میں، رفاقت اور غمی، خوشی میں شرکت رہتی تھی۔ باہمی محبت و اعتماد کا یہ حال کہ حقیقی بھائی بھی رشک کریں۔ جب جبرائیل امینؑ پیارے نبی ﷺ کے پاس پہلی مرتبہ تشریف لائے اور اعزازِ نبوت کا فرمان خداوندی سنایا، تو آپؐ سب سے پہلے اسی جاں نثار دوست کے پاس گئے اور انوارِ الٰہیہ کی یہ انوکھی واردات بیان کی اور سیدنا ابو بکر صدیق ؓ نے بلا تامل تصدیق کی اور بارگاہِ نبوی سے اسی وقت 'الصدیق' کا خطاب پایا۔

حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے ساتھ ہی تمام گھرانے نے بھی اسلام قبول کیا۔ سیدہ عائشہ ؓ عہدِ بعثت میں بہت کمسن تھیں۔ اسلئے قدرتی طور پر اپنے بزرگوں کے ساتھ ہی داخل حسنات ہو گئیں۔

روایات میں سن ولادت ۹ قبل ہجرت بتایا جاتا ہے۔ آپ ان برگزیدہ شخصیتوں میں سے ہیں جن کے کانوں نے کفر و شرک کی آواز نہیں سنی اور آپ ؓ مہد سے لحد تک کلیتاً انوارِ اسلام کی رفعتوں پر رونق افروز رہیں۔ آپ خود فرماتی ہیں کہ

☆ ہیڈ ڈویژن، اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ یونیورسٹی آف ایجوکیشن، وحدت روڈ، لاہور

www.KitaboSunnat.com

''جب میں نے اپنے والدین کو پہچانا، انہیں مسلمان پایا۔'' (بخاری:۳۹۰۵)

عہدِ طفولیت

آپ ؓ کا بچپن صدیق اکبر جیسے جلیل القدر باپ کے زیر سایہ بسر ہوا۔ وہ بچپن سے ہی بے حد ذہین اور ہوش مند تھیں۔ بچپن کی جتنی باتیں انہیں یاد تھیں، کہا جاتاہے کہ کسی دوسرے صحابی یا صحابیہ کی یادداشت اتنی اچھی نہ تھی۔

جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی تو ان ؓ کی عمر کا آٹھواں یا نواں سال تھا، لیکن ہجرت کے واقعات کا تسلسل جتنا عائشہ ؓ کے حافظہ کا ممنون ہے، کسی دوسرے صحابی کا نہیں۔ امام بخاری نے تفسیر سورۃ القمر میں لکھا ہے کہ آیتِ مبارکہ {بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ} مکہ میں نازل ہوئی تو اس وقت حضرت عائشہ ؓ کھیل رہی تھیں اور دیکھئے کہ یہ واقعہ بھی امام بخاری نے حضرت عائشہ ؓ ہی کی زبانی نقل کیا ہے۔

نکاح

سیدنا ابو بکر ؓ صدیق جیسے جلیل القدر صحابی اور اُمّ رومان ؓ جیسے مقبولِ بارگاہ ماں باپ کی پاک وطاہر بیٹی کا نصیب صاحبِ لولاک کا نور کدہ ہی ہوسکتا تھا۔ سید المرسلین ﷺ کی زوجہ اوّل سیدہ خدیجہ ؓ کی وفات ۱۰ نبوی میں ہوئی تو آپ ﷺ بالعموم افسردہ خاطر دیکھے گئے۔

صحابہ ؓ نے آپ ؐ کو عقدِ ثانی کا مشورہ دیا۔ جسے آپ ﷺ نے پسند فرمایا اور خولہ کے ذریعے نکاح کی بات طے ہوئی۔ چنانچہ ٦ سال کی عمر میں ہجرت سے ۳ سال قبل ماہ شوال میں آپ ؓ حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ نکاح حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے خود پڑھایا۔ ۵۰۰ درہم حق مہر مقرر ہوا اور ۹ برس کی عمر میں اور بعض روایات میں ۱۲ برس کی عمر میں آپ ؓ کی رخصتی ہوئی۔

یہ نکاح نہ صرف اسلام کی حقیقی سادگی کی تصویر تھا بلکہ اس سے دورِ جاہلیت کی بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ بھی ہوا، مثلاً:

① حضرت ابو بکر صدیق ؓ آنحضور ﷺ کے منہ بولے بھائی تھے۔ جب حضرت خولہ ؓ کے ذریعے نکاح کی بات چلی تو ابو بکر صدیق ؓ نے پوچھا: ''کیا بھائی کی بیٹی سے نکاح ہو سکتا

www.KitaboSunnat.com

ہے؟'' جواب میں سرورِ کائنات کا پیغام تھا کہ

''ابو بکر میرے دینی بھائی ہیں اور ایسے بھائیوں کی اولاد سے نکاح جائز ہے۔'' (بخاری:۵۰۸۱)

② ایک بارماہِ شوال میں عرب میں طاعون کی وبا پھیل گئی جس نے ہزاروں گھرانے تباہ کردیے۔ اس وقت سے اہل عرب کے یہاں شوال کے مہینے کو منحوس سمجھا جانے لگا اور وہ اس مہینے میں خوشی کی تقریب کرنے سے احتراز کرنے لگے۔ مگر سیدہ عائشہ ؓ کی شوال میں رخصتی اور نکاح نے لوگوں کے دلوں سے ماہِ شوال کی نحوست کا وہم دور کردیا۔

وفات

۱۷؍ رمضان المبارک ۵۸ھ کو ۶۷ سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں رحلت فرمائی۔ رات کے وقت بقیع الغرقد میں دفن ہوئیں۔ نمازِ جنازہ حضرت ابوہریرہ ؓ نے پڑھائی۔ عبداللہ بن زبیر، قاسم بن محمد اور عبداللہ بن عبدالرحمن نے قبر میں اُتارا۔

حضور ﷺ کی حضرت عائشہ ؓ سے وابستگی

جناب ﷺ کو حضرت عائشہ ؓ بے حد محبوب تھیں، فرمایا کرتے تھے:

① ''اے باری تعالیٰ میں سب بیویوں سے برابر کا سلوک کرتا ہوں مگر دل میرے بس میں نہیں کہ وہ عائشہ ؓ کو زیادہ محبوب رکھتا ہے۔ یا اللہ! اسے معاف فرما۔''

② آپ ؓ خود فرماتی ہیں کہ آخری وقت میں نبی کریمؐ کے لیے میں نے مسواک اپنے دانتوں سے چبا کردی۔ اللہ نے میرا اور نبیؐ کا لعابِ مبارک اِکٹھا کردیا۔ (بخاری:۴۴۵۱)

③ ایک مرتبہ حضرت عائشہ ؓ کا ہار دورانِ سفر گم ہوگیا اور حضور ﷺ نے اس کی تلاش میں چند صحابہ کو بھیجا، راستے میں نماز کا وقت آگیا اور لوگوں نے وضو کے بغیر نماز پڑھی کیونکہ پانی کا دور، دور تک نشان نہ تھا۔ اس پر آیت تیمم نازل ہوئی۔ حضرت اُسید ؓ نے اسے حضرت عائشہ ؓ کی بہت بڑی فضیلت جانا اور ان سے مخاطب ہو کر کہا:

''اُمّ المؤمنین! اللہ آپ کو جزائے خیر دے، آپ کو کوئی ایسا حادثہ پیش نہیں آیا جس سے اللہ نے آپکو نکلنے کا راستہ نہیں بتایا اور وہ مسلمانوں کیلئے ایک برکت بن گیا۔'' (بخاری؛۳۷۷۳)

www.KitaboSunnat.com

فضائل

بعض ایسے فضائل ہیں جن میں عائشہ ؓ کو تمام صحابہ اور صحابیات پر فضیلت حاصل ہے۔ اور وہ خود ہی ان کے بارے میں فرماتی ہیں :

① صرف میں ہی کنوارپن میں نبی ﷺ کے نکاح میں آئی۔ (بخاری؛۵۰۷۷)

② جبرائیل امین میری شکل میں حضور ﷺ سے ملے اور کہا: عائشہ سے شادی کرلیجئے۔ (سیر اعلام النبلائ: ۱۴۱/۲)

③ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے آیتِ براءت نازل فرمائی۔ (بخاری؛۶۶۷۹)

④ میرے ماں باپ دونوں مہاجر ہیں۔ (اعلام النسائ: ۱۷/۳)

⑤ میں حضور ﷺ کے سامنے ہوتی اور آپ ؐ مصروفِ نماز ہوتے۔ (اعلام النسائ: ۱۶/۳)

⑥ نزولِ وحی کے وقت صرف میں آپ ؐ کے پاس ہوتی۔ (بخاری؛۵۷۷۳)

⑦ جب روحِ اطہر نے عالم قدس کی طرف پرواز کی تو حضور ﷺ کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ (بخاری؛۴۴۴۹)

⑧ میرے حجرہ کو رحمۃ للعالمین کا مدفن بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ (سیر ۱۴۱/۲)

⑨ امام بخاریؒ نے اپنی 'صحیح' میں حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ "عائشہ ؓ کو عورتوں پر ایسی فضیلت ہے جیسے ثرید (شوربے میں ملی روٹی) کو تمام کھانوں پر۔" (بخاری؛۳۷۶۹)

⑩ آج حرمِ نبویؐ، دیارِ حبیب ؐ اور گنبدِ خضرا جس روضۂ مبارک کے نام ہیں، وہ یہی حجرۂ عائشہ ؓ ہے۔

علمی فضائل

رحلت نبی ﷺ کے وقت حضرت عائشہ ؓ کی عمر صرف ۱۸ سال تھی۔ ۴۸ سال انہوں نے عالم بیوگی میں گزارے اور اس تمام عرصہ میں وہ عالم اسلام کے لئے رشد وہدایت، علم و فضل اور خیر و برکت کا مرکز بنی رہیں۔

① ان سے ۲۲۱۰/ احادیث مروی ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

② بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر مسائل پوچھا کرتے تھے۔

③ مکثرین روایات میں آپؓ کا نمبر چھٹا ہے۔

④ آپؓ کو خلفاے راشدینؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، عبداللہ بن عباسؓ جیسے مفسرین اور محدثین کی ہم سری حاصل تھی۔

⑤ حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ ''ہم لوگوں کو کوئی ایسی مشکل پیش نہ آتی جس کا علم حضرت عائشہؓ کے پاس نہ ہوتا۔''

⑥ آپؓ کے شاگردوں کی تعداد ۲۰۰ کے لگ بھگ بیان کی جاتی ہے۔

⑦ حضرت عائشہؓ جو حدیث روایت کرتیں، اس کا پس منظر اور اسباب و علل بھی بیان کرتیں تاکہ اسے باور کرانے کے لئے دور از کار تاویلوں کی ضرورت پیش نہ آئے۔ ہمیشہ نبی اکرم ﷺ کے اقوال وافعال کی حقیقی روح تک پہنچنے کی کوشش کرتیں۔

⑧ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ جمع قرآن کے سلسلہ میں بھی اُمّ المؤمنینؓ کو فوقیت حاصل ہے۔ آپؓ تہجد میں آقائے نامدار کی اِقتدا کرتی تھیں۔ اس نماز میں طویل سورتوں کی تلاوت ہوتی تھی۔

نیز قرآن کی بیشتر سورتوں کا نزول بھی حضرت عائشہؓ کے حجرۂ انور میں ہوا۔ اس لحاظ سے آپؓ قرآن کی اوّلین سامعہ اور اُسوۂ حسنہ کی اوّلین شاہد تھیں۔ وصالِ رسالت مآب ﷺ کے بعد آپؓ نے کلام اللہ کا ایک نسخہ لکھوا کر اپنے پاس محفوظ کرلیا تھا جسے مصحف کا نام دیا گیا اس مصحف نے اکثر مستند متن کا کام دیا ہے۔

خاص واقعات

دشمن اگر صاحبِ کردار ہو تو اس کی غارت گری میں بھی ایک متانت اور وقار موجود ہوتا ہے، لیکن عدوّا گر ذہنی پستی کا شکار ہو تو اس کی تاخت کا میدان اخلاقی گراوٹ تک وسیع ہوجاتا ہے۔ منافقینِ مدینہ نے بھی شرارت کی انتہا کرتے ہوئے حرمِ نبویؐ کو اپنی فتنہ انگیزیوں کا ہدف بنایا۔ تاکہ آپ ﷺ کی عائلی زندگی میں بے چینی پیدا کرکے اشاعتِ دین کی راہ میں رکاوٹ

www.KitaboSunnat.com

ڈال دی جائے۔ گو یہ محاذ بڑا مستحکم تھا، لیکن بشری تقاضوں کے تحت بعض اوقات غلط فہمیاں پیدا ہوئیں اور وقتی طور پر نبی کریم ﷺ اور اُمہات المؤمنین کی دل آزاری کا موجب بنیں۔

چنانچہ واقعاتِ تحریم، ایلائ، تخییر اور واقعہ اِفک (ان کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے) وہ واقعات ہیں جو وقتی ناخوشگواری کا باعث بنے، لیکن ذات آفرید گار کے کرم اور ہادیٔ جہاں کی فراست سے ذرّیتِ ابلیس کو ناکامی ہوئی۔

....

آج کی عورت کے لئے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ کی ذاتِ اقدس میں رہنمائی کا سامان موجود ہے، کیونکہ آج کا دور اس بات کا متقاضی ہے کہ معاشرتی، اخلاقی گراوٹ کا سدباب اُسوۂ حسنہ سے کیا جائے اور معاشرتی ترقی کی راہ میں پہلی اکائی گھر ہے اور یہ عورت ہی ہے جو گھر کو جنت بنا سکتی ہے یا جہنم!!

تو کیوں نہ ہم سب حضرت عائشہ ؓ کے نقش قدم پر چلیں، کیونکہ یہ وہ مینارۂ نور ہیں جن کی شمع زندگی سے نکلنے والی کرنیں زندگی کی ہر راہ کو منور کرتی ہیں۔

میں اس کی چند مثالیں یوں پیش کروں گی:

① دنیادار ہو جانے کے بعد عورت کے اخلاق میں سب سے پہلے جس بات پر نظر پڑتی ہے وہ شوہر کی اطاعت اور اسکی رضاجوئی ہے۔ اور یہ صفت آپ ؓ میں بدرجہ اتم موجود تھی۔

② عورتیں بالعموم اِسراف کی عادی ہوتی ہیں۔ مگر حضرت عائشہ ؓ کی ذات میں قناعت کا وصف خصوصیت سے نمایاں نظر آتا ہے۔ لذائذِ دنیوی اور مال و منال کی طرف رخ بھی نہ کرتی تھیں۔

③ حضرت عائشہ ؓ خود پسندی سے متنفر تھیں۔ اس لئے تعریف کرنے والوں سے ملنے میں انہیں تامل ہوتا تھا۔

④ آپ ؓ کو غیبت اور بدگوئی سے سخت اجتناب تھا۔ ان سے مروی کسی حدیث میں کسی شخص کی توہین یا بدگوئی کا ایک لفظ بھی نہیں اور وسعتِ قلب کا یہ عالم تھا کہ اپنی سوکنوں کی

www.KitaboSunnat.com

خوبیاں خوش دلی سے بیان کرتیں۔

⑤ دل میں خدا کا خوف ہر لمحہ موجود رہتا۔ عبرت پذیری کی کوئی بات یاد آجاتی تو بے اختیار رونے لگتیں۔

⑥ فیاض اور کشادہ دل تھیں؛ مہمان نواز تھیں۔

⑦ بہت بہادر اور دلیر تھیں۔ ۳ہجری میں غزوۂ اُحد پیش آیا۔ اس جنگ میں آنحضور ﷺ کی شہادت کی جھوٹی خبر پھیل گئی۔ جسے سن کر حضرت عائشہ ؓ دیوانہ وار میدانِ جنگ کی طرف لپکیں اور نبی اکرم ﷺ کو سلامت دیکھ کر خدا کا شکر بجالائیں۔ آپ ؐ کے زخموں کو دھویا، مشکیزہ سنبھالا اور زخمیوں کو پانی پلایا۔ غزوۂ خندق میں بھی قلعہ سے نکل کر میدانِ جنگ کا نقشہ دیکھا کرتیں۔ راتوں کو اُٹھ کر قبرستان چلی جاتیں۔

⑧ نہایت عبادت گزار تھیں۔ نمازِ تہجد باقاعدگی سے ادا کرتیں۔ رمضان میں تراویح کا اہتمام کرتیں، روزے رکھتیں، غلاموں پر شفقت فرماتیں، ان کو خرید کر آزاد کرتیں، آپ ؓ کے آزاد کردہ غلاموں کی تعداد ۶۷ ہے۔

⑨ آپ ؓ سادہ لباس پہنتیں، قناعت کی وجہ سے ایک ہی جوڑا پاس رکھتیں اور اسی کو دھو دھو کر پہنتیں۔

⑩ حفظ مراتب کا خاص خیال رکھتیں۔

⑪ موجودہ دور میں خواتین میں نمود ونمائش کا جو زور ہے اور حجاب سے بے زاری بڑھتی جارہی ہے، آپ ؓ کے اُسوہ حسنہ کا امتیازی وصف حیا اور شرم کی پاسداری تھا، اس دور میں خواتین کو آپ کی اس صفت کی بھی پاسداری کرنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اُمّ المومنین حضرت عائشہ ؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین!

مراجع: ① قرآنِ حکیم ② صحابیات از نیاز فتح پوری ③ تذکارِ صحابیات از طالب الہاشمی
④ حضرت عائشہ ؓ از میاں محمد سعید ⑤ سیر الصحابیات از مولانا سعید انصاری،
⑥ چار سو با کمال خواتین از طالب الہاشمی ⑦ حضرت عائشہ صدیقہ از سلام اللہ صدیقی

www.KitaboSunnat.com